السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں ایک جامع مسجد ہے،جمعہ کے دن اس مسجد کے ساتھ میلہ بھی لگتا ہے تاہم اس مسجد میں سات قبریں بھی ہیں کیا ایسی مسجد میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔(فضل جمیل،حال ساکن متحدہ عرب امارات)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسی مسجدیں جہاں قبریں ہوں وہاں نماز ادا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے قبروں والی جگہ یا قبروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کے متعلق اولاًکچھ احادیث صحیح تحریر کرتا ہوں پھر ان کا نتیجہ۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اورام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حبشہ میں موجود ایک گرجے اور اس میں لگائی ہوئی تصویروں کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

(بخاری کتاب الصلاة(427) مسلم کتاب المساجد واماوضع الصلاة(528) نسائی کتاب المساجد(703)

"بے شک جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تواس کی قبر پر مسجد بنالیتے اوراس میں تصویریں بناتے یہ لوگ مخلوق میں سے اللہ کے ہاں قیامت والے دن بدترین ہوں گے۔"

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ"

(بخاری کتاب الجنائز(1390) مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة(529)

"اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نےاپنے نبیوں علیہ السلام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔"

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور أنبیائهم مساجد))

(مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة(530)

"اللہ یہودیوں کو تباہ کرے جنھوں نےاپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔"

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی لمبی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت سے قبل بیان فرمایا:

{أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ}

(صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة(532)

"خبردار!جو لوگ تم سے پہلے تھے(یہود ونصاریٰ) وہ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے۔خبردار!تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا میں تمھیں اس کام سے روکتا ہوں۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر مسجدیں بنانا شرعاًحرام وممنوع ہے تو ایسی مساجد میں نماز ادا کرنا بالادلی منع ہے۔اس کو اس مثال سے سمجھیں کہ شراب کی خریدوفروخت منع ہے اور اس حرمت کے اندر شراب پینے کی حرمت موجود ہے۔کیونکہ شراب کی خریدوفروخت وسیلہ ہے اور اس کا مقصود شراب نوشی کرنا ہے اور شرعی اصول یہ ہے کہ وسیلہ کی حرمت اس وسیلے کے مقصود کو بھی شامل ہوتی ہے۔

اسی طرح مسجد بنانا وسیلہ ہے اور ان کا مقصود نماز ادا کرنا ہے۔ جب قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے تو ان مساجد کے اندر نماز ادا کرنا بھی حرام ٹھہرے گا۔ مسجدیں بنانے کا حکم جب شریعت نے دیا ہے تو اس ضمن میں نماز پڑھنے کا حکم بھی موجود ہے کیونکہ مسجد بنانے کا مقصد نماز ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔ اسی لیے امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے المحلیٰ 4/27 میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

(من صلی فی مقبرۃ أو إلی قبر أعاد أبدا)

"جس نے قبروں والی جگہ یا قبر کی طرف نماز ادا کی، وہ اپنی نماز کو ضرور لوٹائے۔"

ابو مرثد الغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا"

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب النہی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ (972) مسند ابی یعلی (1514) 3/83 اسد الغابہ 4/255 مسند احمد 4/135 ترمذی کتاب الجنائز (1052) ابوداود کتاب الجنائز (3229) نسائی کتاب الصلوٰۃ باب النہی عن الصلاۃ الی القبر 2/67 (759) صحیح ابن خزیمہ (793،794) صحیح ابن حبان (2311)

"قبروں کی طرف نماز ادا نہ کرو اور نہ ان پر بیٹھو۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)

(ترمذی ابواب الصلاۃ (317) 1/341 ابوداود کتاب الصلوٰۃ (492) ابن ماجہ کتاب المساجد (745) مسند احمد 3/83 سنن دارمی کتاب الصلوٰۃ (1397) کتاب الام 1/1492 ابن خزیمہ (791) ابن حبان (338،339) مستدرک حاکم 1/251)

"ساری زمین مسجد ہے سوائے قبروں والی جگہ اور حمام کے۔"

اس حدیث کو ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے۔ بعض ائمہ نے اسے معلل قرار دیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مرسل اور موصول دونوں طرح سے مروی ہے اور موصول بیان کرنے والا راوی ثقہ ہے۔ جب مرسل و موصول کا جھگڑا ہو تو حکم موصول کا ہوتا ہے ملاحظہ ہو شرح مسلم للنوی 1/256، 472، 282 و 40/2 اور جلد اص 282 میں امام بخاری و مسلم کا بالخصوص ذکر ہے کہ مرسل و موصول میں جب جھگڑا ہو تو ان ائمہ کے نزدیک حکم موصول کا ہوگا۔ اس طرح علامہ عراقی نے شرح الفیہ 1/83 میں یہی بات لکھی ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُورِ»

(موارد الظمآن کتاب المساجد (345) مسند بزار (443، 442، 441) بحوالہ کتاب الجنائز 1/270 امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

مجمع الزوائد 2/30 طبرانی اوسط (5627) 6/293 کتاب المعجم لابن الاعرابی (2334) 3/1082 (2330) 3/1081۔ اس کا ایک شاہد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح ابن حبان میں موجود ہے۔ موارد الظمآن (342) التلخیص الحبیر 1/277 اور دوسرا شاہد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوداود (490) بیہقی 2/1451 التلخیص الحبیر 1/277 میں موجود ہے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔"

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)

(بخاری کتاب الصلوٰۃ (432) کتاب التہجد (1187) ترمذی ابواب الصلوٰۃ (451) مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (208،209) مسند احمد 2/1606،123، ابوداود کتاب الصلوٰۃ نسائی قیام اللیل (1597) ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ (1377)

"اپنی نمازوں کا کچھ حصہ گھروں میں ادا کیا کرو۔ انہیں قبرستان نہ بناؤ۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ))

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا(780)(1/539)

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قبروں والی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور حدیث ابن عمر وابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جو گھروں کو قبرستان بنانے سے منع کیا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ قبروں والی جگہ پر نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ ہی قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے تم گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بلکہ نفل نمازیں گھروں میں پڑھ لیا کرو تاکہ یہ قبرستان نہ بنیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ نسائی میں فرماتے ہیں کہ "وَلَاتَتَّخِذُوہَا قُبُورًا" کا مفہوم امام کرمانی نے یہ ذکر کیا ہے کہ انہیں قبروں کی طرح نہ بناؤ کیونکہ قبروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ (نسائی مع حاشیہ سیوطی وسندھی 219/3 دار المعرفہ بیروت)

اور اسی مقام پر علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"اي کالمقبر في الخلو عن ذكر الله والصلاة"

"گھروں کو قبروں کی طرح نہ بناؤ جہاں اللہ کا ذکر اور نماز نہیں ہوتی۔"

ان احادیث میں قبروں والی جگہ پر نماز پڑھنے کی ممانعت عام ہے خواہ قبر دائیں طرف ہو یا بائیں طرف آگے ہو یا پیچھے اس لیے کہ منع کی حدیث عام ہے۔ اور جب تک عموم کی تخصیص کتاب وسنت کی کسی دلیل سے نہ ہو تو عام کی دلالت باقی رہتی ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (الاختیارات العلمیہ 25 بحوالہ کتاب الجنائز) میں فرماتے ہیں:

"قبر والی جگہ میں اور نہ ہی قبر کی طرف نماز صحیح ہوتی ہے اور اس سے ممانعت کیوجہ سے شرک کا ذریعہ بند کرنا ہے ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ایک یا دو قبریں نماز سے مانع نہیں اس لیے کہ ان پر مقبرہ کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ مقبرہ تین یا تین سے زائد قبروں کو کہتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے عام اصحاب میں یہ فرق نہیں ہے بلکہ ان کا مانع ہے۔ اور یہی بات درست وحق ہے اور مقبرہ ہر وہ جگہ ہے جس میں قبر بنائی جائے نہ کہ قبروں کا مجموعہ۔

ہمارے اصحاب نے کہا ہے قبروں کے ماحول میں ہر وہ جگہ جو مقبرہ کے نام کے تحت آتی ہے اس میں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ بات اسے متعین کر دیتی ہے کہ نماز کی ممانعت ایک قبر کو بھی شامل ہے۔

قرآن وسنت کے مذکورہ بالا دلائل اور ائمہ محدثین کی توضیحات سے معلوم ہوا کہ قبروں والی جگہ پر نماز نہیں ہوتی اور اگر زیادہ قبریں نہ ہوں ایک ہی قبر ہو تو وہ بھی درست نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ نمبر 150

محدث فتویٰ